سوموار
۲۷۔ مارچ ۱۹۹۵ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
خطبہ نمبر ۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۵-۸۰ نمبر ۶۹ | سوموار۔ ۲۵ شوال ۔ ۱۴۱۵ھ ' ۲۷ امان ۷۴ ۱۳ھش' ۲۷ مارچ ۱۹۹۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر متقی انسان معاصی میں غرق رہتا ہے

اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے جو لوگ ہماری کتاب پر عمل کریں گے ان کو ہر طرف سے اوپر سے اور نیچے سے رزق دونگا۔ پھر فرمایا ہے کہ (-) رزق تمہارا تمہاری اپنی محنتوں اور کوششوں اور منصوبوں سے وابستہ نہیں۔ وہ اس سے بالاتر ہے۔ یہ لوگ ان وعدوں سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور تقویٰ اختیار نہیں کرتے۔ جو شخص تقویٰ اختیار نہیں کرتا وہ معاصی میں غرق رہتا ہے اور بہت ساری رکاوٹیں اس کی راہ میں حائل ہو جاتی ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

لوگوں کا دستور ہے کہ حالت تنعم میں وہ خدا تعالیٰ سے برگشتہ رہتے ہیں اور جب مصیبت اور تکلیف پڑتی ہے تو لمبی چوڑی دعائیں مانگتے ہیں اور ذرا سے ابتلاء سے خدا تعالیٰ سے قطع تعلق کر لیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کو اس شرط پر ماننے کے لئے تیار ہیں کہ وہ ان کی مرضی کے برخلاف کچھ نہ کرے۔ حالانکہ دوستی کا اصول یہ ہے کہ کبھی اپنی اس سے منوائے اور کبھی اس کی آپ مانے اور یہی طریق خدا تعالیٰ نے بھی بتلایا ہے کہ (-) تم مانگو تو میں تمہیں دوں گا یعنی تمہاری بات مانوں گا اور دوسری جگہ اپنی منواتا ہے اور فرماتا ہے (-) مگر یہاں آج کل لوگ خدا تعالیٰ کو مثل غلام کے اپنی مرضی کے تابع کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ غوث' قطب' ابدال اور اولیاء وغیرہ جس قدر لوگ ہوئے ہیں۔ ان کو یہ سب مراتب اسی لئے ملے کہ خدا تعالیٰ کی مرضی کو اپنی مرضی پر مقدم رکھتے چلے آئے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۴۹۷)

خدا تعالیٰ کی خاطر تمام بنی نوع انسان سے محبت کرو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

دیکھو بنی نوع انسان سے نیک سلوک کو حدیث میں کس قدر اہمیت دی گئی ہے۔ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن جب کہ سخت تپش ہو گی ہم نہیں جانتے کہ وہ کیسی تپش ہو گی مگر ہم ایمان رکھتے ہیں ضرور تپش ہو گی اور بہت سخت ہو گی۔ کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایہ کے نیچے ہوں گے ان میں وہ بھی شخص ہو گا جو اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرتا ہو گا۔ بہت سے نادان ہیں جو اس حدیث کے غلط معنی کرتے ہیں مثلاً اگر وہ زید سے محبت کرتے ہیں اور بکر سے نہیں کرتے تو وہ زید کی محبت کے متعلق کہتے ہیں کہ ہم خدا کے لئے اس سے محبت کرتے ہیں۔ حالانکہ اگر خدا کے لئے محبت پیدا ہوتی تو زید بکر دونوں سے ہوتی (-)

اسی طرح جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرے گا وہ اس کے سب بندوں سے محبت کرے گا۔ پس اگر خدا کے لئے محبت کرنی ہے تو تمام بنی نوع انسان سے محبت کرو خدا کے لاکھوں کروڑوں بندے ہیں خدا کے لئے محبت کرنے والوں کا فرض ہے کہ سب سے محبت کریں۔

جیسا کہ میں نے بتایا ہے خدا کے بندے بھی دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جن کو خدا تعالیٰ چن لیتا ہے اور ایک عام بندے ہوتے ہیں۔ اپنے رسولوں کو اس نے آپ چن لیا (-) اس لئے جن لوگوں کو اپنے بندوں میں سے خدا تعالیٰ نے چن لیا ہے ان سے محبت کے ساتھ ان کی اطاعت کرنا بھی ضروری ہے۔ اور جو اس کے عام بندے ہیں گو ان کی اطاعت کرنی ضروری نہیں لیکن ان سے محبت اور نیک سلوک اور ہمدردی لازمی ہے۔

پس جو خدا کے لئے محبت ہو گی وہ سب کے ساتھ ہو گی۔ اور جن کو اس نے چنا ہے ان کی اطاعت بھی کی جائے گی۔ اس حال میں کسی ایک شخص کی خصوصیت نہیں رہتی۔ پس اس حدیث کے یہ معنی ہیں کہ بنی نوع انسان سے محبت کرو۔ کسی ایک کی خصوصیت نہیں سب سے محبت کرو۔ خدا کے لئے محبت کرنے کے یہی معنی ہیں رسولوں اور ماموروں کی جو خصوصیت ہوتی ہے وہ ان کے منتخب ہونے کے باعث سے ہوتی ہے ان کی اطاعت اللہ تعالیٰ کے منشاء اور اس کی رضا کے ماتحت ہوتی ہے۔ اس کے خلاف نہیں ہوتی۔ پس مدارج کے فرق کو چھوڑ کر تمام بنی نوع انسان سے محبت ضروری اور لازمی ہے۔

میرا اس سے یہ مطلب نہیں کہ زید و عمر سے دوستی نہ کی جائے۔ بلکہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ یہ جو کہا ہے کہ قیامت کے دن خدا کے عرش کے سایہ کے نیچے وہ شخص ہو گا جو خدا کے لئے محبت کرتا ہے۔ اس محبت کرنے سے مراد ایک آدھ شخص سے محبت اور سلوک کرنے والا نہیں بلکہ وہی شخص ہے جو خدا کی ساری مخلوق

باقی صفحہ ۷ پر

احمدیہ ٹیلی ویژن کے موسم گرما کے نئے اوقات کار

○ احباب کی آگاہی کے لئے اعلان ہے کہ مورخہ ۲۶۔ مارچ ۱۹۹۵ء سے احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام پاکستان کے وقت کے مطابق صبح ۹ بجے سے رات ۹ بجے تک جاری رہیں گے۔ پاکستان کے وقت کے مطابق صبح ۹ بجے سے سہ پہر ۳-۳۰ بجے تک Play Time کے پروگرام آیا کریں گے۔ جبکہ ۳-۳۰ بجے سے رات ۹ بجے تک Live Time کے پروگرام ہونگے۔

خطبہ جمعہ آئندہ ساڑھے پانچ بجے شام نشر ہوا کرے گا۔ اور یہ اوقات تا اطلاع ثانی نافذ العمل رہیں گے۔

(نظارت اشاعت شعبہ سمعی و بصری)

سانحہ ارتحال

○ مکرم آغا سیف اللہ صاحب مینجر الفضل لکھتے ہیں۔

عزیزم مکرم ملک نعیم الدین احمد صاحب ابن مکرم ملک ضیاء الدین صاحب آف خانپور مورخہ ۲۰۔ مارچ ۱۹۹۵ء بعمر ۴۰ سال بقضاء الٰہی وفات پا گئے۔ ان کا جنازہ ماڈل ٹاؤن لاہور میں مکرم مربی صاحب سلسلہ نے پڑھایا اور تدفین احمدیہ قبرستان لاہور میں ہوئی۔ عزیز موصوف مکرم میاں عبدالقدیر صاحب (وفات یافتہ) ماڈل ٹاؤن لاہور کے داماد تھے۔ اور اپنی یادگار بیوہ کے علاوہ تین چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے عزیز کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل ملنے کے لئے درخواست دعا ہے۔

شاندار کامیابی

○ مکرم فہیم یونس صاحب ابن مکرم محمد یونس قریشی صاحب (وفات یافتہ) ملتان روڈ لاہور نے امسال ایم بی بی ایس فائنل ایئر کا امتحان کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور سے اس اعزاز کے ساتھ پاس کیا ہے کہ آپ نے کالج کے طلباء میں چوتھی پوزیشن حاصل کی۔ احباب کرام دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کے لئے یہ اعزاز مبارک کرے اور بنی نوع انسان کی بے لوث خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

صابروں کے واسطے خدا تعالیٰ نے بے حساب اجر رکھے ہوئے ہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۲۷ - امان ۱۳۷۴ھش ۲۷ - مارچ ۱۹۹۵ء

دعا کے ذریعے خدا کا قرب

دعا ہم اس لئے مانگتے ہیں کہ ہمیں کسی چیز کی حاجت محسوس ہوتی ہے۔ کبھی صحت کے لئے دعا کی جاتی ہے۔ کبھی رزق میں فراخی کے لئے۔ کبھی گناہ سے دور رہنے کے لئے اور کبھی نیکی کے قریب آنے کے لئے۔ کبھی اپنے لئے دعا کی جاتی ہے۔ اور کبھی دوسروں کے لئے دعا کی جاتی ہے۔ دعا مانگنے کا نام ہے جس چیز کی کمی ہمیں اپنی زندگی میں نظر آتی ہے اس کے لئے فطرتاً ہمارے دل میں یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم اسے حاصل کریں۔ حاصل کرنے کا طریق کوشش بھی ہے اور کوشش کے ساتھ دعا بھی۔ بلکہ کوشش کے ساتھ دعا کے علاوہ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ کوشش بذات خود ایک دعا ہے۔ اور دعا بذات خود ایک کوشش ہے بہرحال ہمیں مانگنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اور یہ جانتے ہوئے کہ خدا تعالیٰ قادر و توانا ہے اور وہ دعائیں سنتا ہے ہم اسی سے دعا کرتے ہیں اور جوں جوں ہماری دعا میں اضطراب پیدا ہوتا ہے ہماری دعا قبولیت کے قریب ہونے لگتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرما کر ہماری حاجت کو پورا کر دیتا ہے۔ لیکن دعا کے اس فائدے کے علاوہ کہ اس سے ہمیں ہماری ضروریات کی چیزیں یا باتیں مل جاتی ہیں ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ ہمارے دل میں خدا تعالیٰ کے قادر و توانا ہونے اور اس کے دعا کے قبول کرنے کی صفت کا یقین بڑھتا ہے اور اس یقین کے ساتھ ساتھ ہم خدا تعالیٰ کے قریب ہوتے چلے جاتے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے اس سلسلے میں فرمایا ہے:-

بڑی بات جو دعا میں حاصل ہوتی ہے وہ قرب الٰہی ہے۔ دعا کے ذریعے ہی انسان خدا تعالیٰ کے نزدیک ہو جاتا اور اسے اپنی طرف کھینچتا ہے۔ جب صاحب ایمان کی دعا میں پورا اخلاص اور انقطاع پیدا ہو جاتا ہے تو خدا تعالیٰ کو بھی اس پر رحم آ جاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ اس کا متولی ہو جاتا ہے۔ اگر انسان اپنی زندگی پر غور کرے تو الٰہی تولی کے بغیر انسانی زندگی تلخ ہو جاتی ہے"۔

گویا کہ جو کچھ ہم مانگتے ہیں اس کے ملنے کے علاوہ ہمیں دعا کے ذریعے قرب الٰہی بھی حاصل ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں عام طور پر جب یہ کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص فلاں بڑے آدمی کے بہت قریب ہے تو اس کا مطلب یہ بھی ہوتا ہے کہ اس کے قرب سے وہ کئی فائدے اٹھا سکتا ہے۔ ہمارا خدا تعالیٰ کے قریب ہو جانا ہماری دعاؤں کو زیادہ قبولیت کے قریب لے جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہمارا دوسرے لوگوں سے زیادہ خیال رکھتے ہوئے ہماری بہبود کے سامان فراہم کرتا رہتا ہے۔ چونکہ دعا اضطرار اور اضطراب کے ساتھ کی جاتی ہے اس لئے دعا کرتے ہوئے انسان خدا تعالیٰ کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ خدا کے ساتھ لپٹ جاتا ہے اور اسے اپنی طرف کھینچتا ہے اور بار بار اس کے سامنے اپنی حاجات پیش کرتا ہے۔ اس کا نام ہے پورا اخلاص اور پورا انقطاع۔ انقطاع اسی صورت میں پیدا ہو سکتا ہے کہ انسان باقی ہر سہارے کو چھوڑ دے اور خدا کے ساتھ ہی لپٹ جائے۔ خدا تعالیٰ سے یہی کہے "میرا تیرے سوا کوئی نہیں" صرف اور صرف تو میرا سہارا ہے اور میں جانتا ہوں کہ تو سب سہاروں سے بڑا سہارا ہے۔ جب وہ یہ بات کہتا ہے تو خدا تعالیٰ کو اس پر رحم آ جاتا ہے اور جس پر خدا تعالیٰ کو رحم آ جائے اس کا وہ متولی ہو جاتا ہے۔ حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں کہ اگر انسان اپنی زندگی پر غور کرے تو یہ بات سمجھنا اس کے لئے کسی طرح بھی مشکل نہ ہوگا کہ اگر اللہ تعالیٰ کسی انسان کا متولی نہ ہو جائے تو زندگی قطعاً تلخ ہو جاتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں کون سا ایسا انسان ہے جسے کوئی حاجت نہ ہو جو اپنی کوئی نہ کوئی ضرورت پوری کروانا نہ چاہتا ہو۔ جس میں کوئی کمی نہ ہو کوئی خامی نہ ہو اور وہ اس کمی اور خامی کو دور کرنے کا خواہاں نہ ہو۔ اگر یہ سب کچھ ہے اور اللہ تعالیٰ ہی ان باتوں میں انسان کا سہارا بن سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی اس کی حاجات اور ضروریات پوری کر سکتا ہے تو یہ کہنا بالکل درست ہے کہ جس شخص کا اللہ تعالیٰ متولی نہ ہو اس کی زندگی یقیناً تلخ ہو جاتی ہے۔

پس ہمیں دعا کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو اپنے قریب لانا چاہئے بلکہ اپنی طرف کھینچ لینا چاہئے۔ اس کے ساتھ لپٹ کر اس بات کا اظہار کرنا چاہئے۔ کہ اس کے علاوہ ہم کسی اور کو اپنا سہارا نہیں مانتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

کہیں جلووں کا پھر اظہار کر دے
نگاہوں کو مری سرشار کر دے
بڑی مدت سے دل سویا ہوا ہے
خداوندا اسے بیدار کر دے

ابو الاقبال

○

تجھے اور اب بتاؤں اے میرے رازداں کیا
مرے دل کی کیفیت ہے تری آنکھ سے نہاں کیا

ترے در کا رہنے والا ہے غم و الم سے بالا
جسے بتری لَو لگی ہو اسے فکرِ این و آں کیا

یہ جمالِ طورِ سینا کی نئی نئی ادائیں
بھلا تاب لا سکے گا مرا قلبِ ناتواں کیا

مجھے نالۂ سحر پر مجبور کرنے والے
تجھے کس طرح بتاؤں ہے نتیجۂ فغاں کیا

تری یاد تو سنا ہے کہ سکوں نوازِ دل ہے
مرے دل میں اب رہے گا یونہی فکرِ دوجہاں کیا

سرِ بزم الجھی الجھی سی زباں میں کہہ رہا ہوں
وہ سمجھ سکیں گے میرا یہ عجیب سا بیاں کیا

مرے بیش و کم کا اب تم مجھ سے حساب لو گے
مری بے کسی سے واقف مرے دل کا امتحاں کیا

یہ کسی کی بے رخی بھی ہے یگانگت کا پردہ
جنہیں سب خبر ہو دل کی وہ سنیں گے داستاں کیا

نسیم سیفی

یتامیٰ کمیٹی دار الضیافت ربوہ

کے منصوبہ "کفالت یکصد یتامیٰ" کے بارے میں ضروری اعلانات

۱۔ امانت یکصد یتامیٰ

جو دوست یتامیٰ کی خبرگیری اور کفالت کے خواہش مند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضرورت کے لحاظ سے تین صد روپیہ ماہوار سے سات صد روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی اس خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی
دار الضیافت، ربوہ

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑائی کا معیار تقویٰ ہے

یہ ایک بیہودہ بات ہے کہ کسی کو کسی حلال پیشہ کے اختیار کرنے سے ذلیل سمجھا جائے

(خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی ۱۶ مارچ ۱۹۱۷ء)

انسان فخر اور بڑائی کے عیب میں جب مبتلا ہو جاتا ہے تو بہت سے گناہ اس سے سرزد ہوتے ہیں۔ منجملہ ان کے دوسروں کی عیب چینی بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو وہ انسان جو عیب چین ہو اور کسی (صاحب ایمان) کو فتنہ میں ڈالے پسند نہیں ہے۔

اس میں شک نہیں۔ کہ جو انعامات خدا تعالیٰ بندوں کو دیتا ہے۔ وہ محض اپنے فضل اور احسان سے ہی دیتا ہے۔ دیکھو ایک نماز پڑھنے والے کو نماز پڑھنے کی طاقت کہاں سے ملی ہے۔ ظاہر ہے خدا تعالیٰ سے۔ انسان کی آنکھیں ہیں۔ اس کا دل ہے۔ انگلیاں ہیں۔ غرض جتنے وہ اعضاء ہیں جن کو انسان عبادت میں لگاتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی بخشش اور انعام ہیں۔ اس لئے ان کے ذریعہ سے جو نتیجہ برآمد ہو گا۔ وہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہی ہے۔ اور یہ ایسی ہی بات ہے کہ جس طرح کسی کو کوئی کچھ چیزیں دے اور کہدے کہ تم ہماری ان دی ہوئی چیزوں کو خرچ کرو۔ اور ان سے فائدہ اٹھاؤ۔ اب جب وہ ان سے فائدہ اٹھائے گا۔ تو اس کا دینے والے پر کوئی احسان نہیں ہو گا۔ بلکہ دینے والے کا اس پر احسان ہو گا۔ اسی طرح انسان جب خدا تعالیٰ کی دی ہوئی چیزوں کو اسی کی راہ میں صرف کر کے انعام حاصل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس انعام کا نام جزاء رکھتا ہے۔ جو کہ اس کا احسان اور محض بندہ نوازی اور اپنے غلاموں کی قدر افزائی ہے کہ اس کا نام جزا رکھتا ہے۔ کیونکہ ہماری اپنی تو کوئی چیز نہیں۔ ہر ایک چیز اسی کی دی ہوئی ہے۔

غرض جس قدر نیکیاں ہیں۔ وہ سب در حقیقت خدا تعالیٰ کا احسان ہیں۔ انسان کی ہنرمندی کا ان میں کچھ بھی دخل نہیں لیکن پھر بھی خدا تعالیٰ ان کا نام جزا رکھتا ہے۔ جو صرف قدر افزائی اور مزید احسان کرنے کے لئے ہے۔

بعض لوگوں کا بعض پر کسی قسم کا حق ہوتا ہے۔ جس کے لینے کے وہ اس لئے حقدار ہوتے ہیں کہ انہوں نے فی الواقعہ ان کا کوئی کام کیا ہوتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ جو انسان کے کاموں کا اجر دیتا ہے۔ وہ اس لئے نہیں دیتا۔ کہ انسان اس کا کوئی کام کرتا ہے۔ بلکہ وہ صرف اس لئے انسان کا حق کہلاتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے اوپر اس کو مقرر کر لیا ہے۔ اور خود اس کا نام حق رکھ دیا ہے۔

ورنہ بندہ کا خدا تعالیٰ پر کیا حق ہے۔ اگر کوئی انسان فرائض بھی ادا کرتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ کا کوئی کام نہیں کرتا کیونکہ وہ سب طاقتیں جن کے ذریعہ فرائض کو پورا کرتا ہے انسان کو خدا ہی کی دی ہوئی ہیں۔ پس فرائض کے ادا کرنے میں جو اجر خدا تعالیٰ دیتا ہے اگرچہ وہ اس کا نام جزا رکھتا ہے لیکن دراصل وہ بھی اس کا احسان اور انعام ہی ہے۔

غرض انسان کو جو اجر بھی ملتا ہے وہ سب خدا کی طرف سے انعام اور احسان ہوتا ہے اگر کوئی انسان اس پر بے جا فخر کرے اور دوسروں پر جن کو وہ چیز نہیں ملی ہوتی ہنسی اور ٹھٹھا کرے تو پھر اس سے بھی وہ چھین لی جاتی ہے۔ دیکھو ایک بچہ کو کوئی مٹھائی یا کوئی اور ایسی چیز دی جائے جس کا دوسرے بیمار بچے کو دینا مناسب نہ ہو۔ اور وہ بچہ اس بیمار کے پاس جائے اور اس کو وہ چیز دکھا دکھا کر چڑائے اور رلائے تو ماں باپ ہرگز پسند نہیں کریں گے کہ اس کے پاس وہ چیز رہنے دیں۔ بلکہ اس سے فوراً چھین لیں گے۔ تاکہ دوسرے بچہ کو تنگ نہ کرے۔ اسی طرح اگر کسی شخص کو خدا تعالیٰ نے کوئی درجہ یا مرتبہ دیا ہو۔ یا کوئی اور انعام اس پر کیا ہو۔ اور وہ اس پر فخر کر کے اللہ تعالیٰ کی دوسری مخلوق کو چڑائے اور ان کی تذلیل و تحقیر کرے۔ تو خداوند کریم بھی جو اپنی مخلوق کے ساتھ ماں باپ سے بھی کہیں زیادہ محبت اور پیار رکھتا ہے اس سے اپنے انعام واپس لے لیتا ہے تاکہ وہ اس کی مخلوق کی تحقیر نہ کر سکے۔

اس ملک ہندوستان میں بڑے بڑے گھرانے ایسے گزرے ہیں جو اپنے رتبہ اور درجہ کے گھمنڈ میں یا خدا تعالیٰ کے کسی اور انعام کے حاصل ہونے کی وجہ سے دوسروں کی تذلیل اور تحقیر کرتے تھے۔ مگر آج کوئی جا کر دیکھے۔ کہ ان کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہا اور انقلاب زمانہ کے ایسے چکر میں پڑے اور ایسے ذلیل ہوئے کہ اب ان کی اولاد کو کوئی جانتا تک نہیں اس کے مقابلہ میں وہ جن کی تحقیر اور تذلیل کیا کرتے تھے ان کو خداوند تعالیٰ نے بہت بڑا اور اونچا کر دیا۔ ہنسی کرنے اور دوسروں کو تحقیر کی نظر سے دیکھنے والے چھوٹے گئے اور جن پر ہنسی کی گئی وہ بڑے اور معزز ہو گئے۔ کیونکہ عزت اور بڑائی کوئی ایسی چیز نہیں جو ہمیشہ ایک ہی قوم کے لوگوں کے پاس رہنے والی ہو۔ بلکہ سائے کی طرح پھرتی رہتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ آج ایک شخص معزز ہے مگر کل ذلیل ہو جاتا ہے۔ اور کل ایک ذلیل تھا۔ مگر آج اس کو خداوند تعالیٰ نے معزز بنا دیا ہے۔ دیکھو یہی سانہسی جو آج کل مارے مارے پھرتے ہیں اور جن کی عورتیں اور بچے ہر جمعہ کو اس بیت الذکر کے دروازوں پر تم سے بھیک مانگتے ہوئے تمہارے لئے عبرت کا نمونہ بن کر بیٹھے ہوتے ہیں۔ ان کے متعلق پرانی روایات سے ثابت ہے کہ ہندوؤں کے آنے سے پیشتر اس ملک کے یہی مالک اور بادشاہ تھے۔ جب ان کی حکومت ہوتی تھی تو یہ بھی کسی قوم سے نفرت کرتے اور اسے حقیر سمجھتے اور پنچ ذات بتاتے ہوں گے۔ مگر آج جو ان کی حالت ہے وہ تم دیکھ رہے ہو۔ کیا تم جس شخص کو ادنیٰ سے ادنیٰ بھی خیال کر سکتے ہو وہ گوارا کرے گا۔ کہ ان کو لڑکی دینا تو الگ رہا ان کی لڑکی لے۔ اسی قسم کی اور کئی قومیں ہیں۔ مثلاً نٹ وغیرہ۔ ایک زمانہ تھا کہ یہ اس ملک کے بادشاہ تھے۔ اپنی حکومت و سلطنت پر فخر کرتے تھے۔ اپنے زیردستوں کو ذلیل و حقیر سمجھتے تھے۔ لیکن اب دیکھو۔ دنیا ان کو کیا سمجھتی ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فخر کرنے اور دوسرے کو ذلیل سمجھنے سے سخت ناراض ہو جاتا ہے اور وہ باتیں جن کے باعث کوئی قوم یا کوئی انسان دوسروں کو تنگ کرنے اور ذلیل کرنے کے لئے فخر کرے۔ چھین لیتا ہے اور پھر ایسے رنگ میں سزا دیتا ہے۔ کہ جس کا کوئی علاج نہیں ہو سکتا۔

جہاں خدا تعالیٰ کی مخلوق کو حقیر کرنے کے لئے فخر کرنا خطرناک اور نہایت بری بات ہے وہاں تکبر اور عیب چینی بھی نہایت ہی برے افعال ہیں۔ کیونکہ ان سے فتنے بڑھتے ہیں۔ دیکھو مذہبی تاریخ میں سب سے پہلا گناہ اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ ہی ہے (۔) خدا تعالیٰ نے ایک کو بلند کیا۔ اور دوسرے کو کہا کہ تم اس کی اطاعت کرو۔ مگر اس نے انکار اور تکبر کیا اس لئے وہ کافر یعنی ناشکرا ہو گیا۔ حالانکہ اس کو شرم کرنی چاہئے تھی۔ اور سوچنا چاہئے تھا۔ کہ اگر مجھ کو کوئی رتبہ حاصل ہے تو وہ کس نے دیا ہے۔ اسی نے جو اب اطاعت اور فرمانبرداری کا حکم دے رہا ہے۔ پھر اسے دیکھنا چاہئے تھا کہ یہ رتبہ مجھے کسی اپنی محنت اور کوشش سے حاصل نہیں ہوا۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور احسان کے طور پر دیا ہے۔ پھر میں کون ہوں۔ جو اس رتبہ کے باعث دوسرے کو اپنے سے کم تر سمجھوں اور اس کی اطاعت سے انکار کر دوں۔ جس کی نسبت خدا تعالیٰ حکم دے رہا ہے۔ مگر اس نے اباء و استکبار سے کام لیا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ خدا نے اسے ذلیل اور خوار کر دیا۔ اس نے اپنے تئیں آدم کے مقابلہ میں بڑا جانا اس لئے ذلیل کیا گیا۔ اس نے آدم کو حقیر سمجھا۔ مگر خدا نے اسے بلند کر دیا۔

پس استکبار سے بہت بچنا چاہئے۔ دیکھو جب ابلیس نے تکبر کیا اور کہا (۔) کہ میں اس آدم سے بہتر ہوں تو خدا تعالیٰ نے اس سے وہ بزرگی جس کے باعث اس نے یہ دعویٰ کیا تھا چھین لی۔ اور ہر ایک اس طرح کرنے والے سے خدا تعالیٰ یہی سلوک کرتا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ تکبر کرنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جن لوگوں پر تکبر کا اظہار کیا جاتا ہے وہ فتنہ میں پڑ جاتے ہیں۔ اور کسی کو فتنہ میں ڈالنے والے انسان پر خدا تعالیٰ بڑی سخت ناراضگی کا اظہار کرتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

(۔)

کہ جن لوگوں نے (ایمان لانے والے) مردوں اور عورتوں کو فتنہ میں ڈالا ان کے لئے جہنم کا عذاب اور جلنے کا عذاب ہے۔

پس یہ کوئی معمولی بات نہیں۔ بلکہ بہت بڑی بات ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ ایسا سخت عذاب بیان فرماتا ہے۔ لیکن بہت سے ایسے لوگ ہیں۔ جو ایسی باتوں کو معمولی اور چھوٹا خیال کرتے ہیں۔

لیکن جو لوگ دوسروں کی عیب چینیاں کرتے ہیں۔ ان کی ابتدا ابلیس سے ہے۔ اور انتہا جہنم ہے۔ پس جس کی وجہ سے کوئی شخص فتنہ میں پڑتا ہے وہ جہنم کا وارث بنتا ہے۔ مگر کس قدر تعجب کا مقام ہے کہ بہت سے لوگ ہیں جو شراب پینے اور چوری کرنے والوں کو حقارت سے دیکھتے ہیں۔ مگر جب کوئی عیب چینی کرے دوسروں کو ذلیل جانے اور ان پر اپنا فخر جتائے تو کہدیتے ہیں کہ یہ بڑا آدمی ہے۔ پھر ہنسی ہنسی میں دوسروں کو کمینہ اور رذیل وغیرہ کہدیتے ہیں جس کا نتیجہ نہایت خطرناک ہے۔(۔)

پس یہ جرم کوئی معمولی اور چھوٹا جرم نہیں۔ بلکہ بہت بڑا ہے اور انسان کو کافر اور جہنمی بنا دیتا ہے۔

پھر اگر کوئی کہے۔ کہ میں فلاں ذات کا آدمی ہوں جو بڑی معزز ہے۔ اور دوسرا رذیل قوم کا ہے اور اس طرح اس کی تحقیر کرے۔ تو یہ محض جہالت اور نادانی ہے اگر کوئی خدا تعالیٰ کی نعمت کے شکریہ کے طور پر کہے تو اور بات ہے۔ ورنہ جو دوسروں کو حقیر سمجھ کر کہتا ہے کہ ہم مغل یا پٹھان یا سید ہیں۔ اور تم فلاں ذات کے ہو۔ جو رذیل ہے تو اس کا یہ فعل نہایت لغو اور بیہودہ ہے۔ اس طریق سے اپنی ذات پر فخر کرنا میری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سمجھ میں تو کبھی نہیں آیا- کیونکہ ذاتوں کی حفاظت کا صحیح ثبوت کوئی نہیں دے سکتا- بلکہ تھوڑے تھوڑے عرصہ اور قریب قریب کے زمانہ کے بعد ہی فرق پڑ جاتا ہے- مثلاً ایک خاندان سید یا مغل یا پٹھان ہے- مگر افلاس نے اسے مجبور کر دیا ہے کہ موچی کا کام کرے- اور وہ یہ کام کرنے لگ گیا ہے- اب جب دو تین پشتیں اس کام پر اس کی گزر جائیں گی- تو سب لوگ انہیں موچی ہی کہنا شروع کر دیں گے- اور بعض دفعہ تو وہ لوگ خود بھی نہیں جانتے- کہ ہم اصل میں کون تھے- لیکن اگر جانتے بھی ہوں اور وہ کہیں کہ ہم فلاں قوم سے ہیں تو پھر کوئی ان کی بات کو باور نہیں کرتا-

یہ ہندوستان میں ہی ایک نہایت نامعقول رواج ہے کہ پیشوں سے ذاتوں کی تشخیص کی جاتی ہے اس طرح بعض لوگوں کی ذاتیں تو پیشہ کے سبب سے مٹ جاتی ہیں- اور بعض خاص فوائد کے ماتحت اپنی ذاتوں کو بدل لیتے ہیں- ابتداء میں گو لوگ انہیں جانتے ہیں مگر کچھ پشتوں کے بعد کوئی جانتا بھی نہیں- کہ یہ لوگ اصل میں کون تھے- پس اگر کوئی موچی کا کام کرتا ہے- تو فی الواقعہ وہ موچی اور رذیل قوم سے نہیں ہے- اسی طرح آج جو سید یا مغل یا پٹھان کہلاتا ہے- وہ قسم کھا کر نہیں کہہ سکتا کہ فی الواقعہ وہ سید یا مغل یا پٹھان ہی ہے-

جب حالت یہ ہے- تو پھر حیرت ہے کہ کوئی کسی پر آوازہ کسے- اور کہے کہ دیکھو جی فلاں موچی تھا- آج سید بن بیٹھا ہے- یا فلاں جولاہا تھا آج پٹھان بن گیا ہے- میں پوچھتا ہوں کہ اس طرح کہنے والے کو کیا فائدہ ہو سکتا ہے- رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے نسب کو چھپاتا ہے وہ جہنمی ہے- اب اگر کسی شخص نے فی الواقعہ اپنے نسب کو چھپایا ہے- اور کچھ اور ظاہر کرتا ہے تو وہ خود گناہ گار ہے- اس کی سزا وہ خود پائے گا- لیکن اگر وہ اپنے دعویٰ میں سچا ہے- جس کے جھوٹا ہونے کی تمہارے پاس کوئی دلیل نہیں تو پھر تمہارے کہنے سے اس کو جو ابتلاء آئے گا- اس کے نتیجہ میں تمہارے لئے بھی جہنم ہے- کیونکہ تم اس کے ابتلاء کا موجب بنے ہو-

اصل بات تو یہ ہے کہ پیشوں کا قومیت سے کوئی تعلق ہی نہیں- کیونکہ تمام ناجائز طریقوں سے کچھ حاصل کرنے کی نسبت ہر ایک پیشہ اعلیٰ درجہ رکھتا ہے- پس جو شخص کوئی ایسا پیشہ اختیار کرتا ہے جو شرعاً ممنوع نہیں- اس سے اس کی ذات میں کوئی خرابی نہیں ہو سکتی- دیکھو افغان اپنے ملک میں سب کام کرتے ہیں- کوئی جوتا بناتا ہے- کوئی کپڑا بنتا ہے لیکن اس سے ان کی ذات میں کوئی نقص نہیں آتا- اور سب کو پٹھان ہی کہتے ہیں- یہی حال یورپ کا ہے- پس جب وہاں ان پیشوں کے کرنے سے ان لوگوں کی ذات میں کوئی نقص پیدا نہیں ہوتا- تو پھر ہندوستان میں یہ نقص کیوں گنا جائے اور پیشوں کی وجہ سے لوگوں کی قومیت سے جو وہ بتائیں- کیوں انکار کیا جائے- یہ کمال جہالت اور نادانی کی علامت ہے کہ کسی کے نسب پر اس لئے طعن کیا جائے- کہ اس کا یا اس کے خاندان کا کسی پیشہ سے تعلق ہے- اگر کوئی اپنے نسب کو چھپاتا ہے تو وہ ایک گناہ کا مرتکب ہوتا ہے لیکن اگر وہ درست کہتا ہے- اور اس کے پیشہ کی وجہ سے تسلیم نہیں کیا جاتا- تو یہ بہت بری بات ہے- دیکھو چوری کرنا ایک گناہ ہے- شراب پینا اور بیچنا ایک ذلیل کام ہے اور اس لئے ذلیل ہے کہ شریعت نے اس کو گناہ قرار دیا ہے- لیکن رزق حلال کمانا گناہ نہیں- پھر وہ طریقہ کسب معاش جو اس کے کمانے کے لئے اختیار کیا جائے- کیسے ذلیل کہا جا سکتا ہے-

پس یہ لغو اور بے ہودہ بات کہنے کا کیا فائدہ کہ فلاں سید بن گیا اور فلاں پٹھان بن گیا- کسی کا اس سے کیا تعلق ہے- اگر اس نے اپنے نسب کو بدلا تو ایک گناہ کیا جس کا جواب دہ وہ خود ہو گا- دوسروں کا اس نے کیا بگاڑا ہے کہ اس کے لئے ابتلاء کا موجب بنتے ہیں- ہندوستان میں قریشیوں اور پٹھانوں اور مغلوں کا آنا بحیثیت سپاہی کے تھا- لیکن جب زمانہ کے بدلنے کی وجہ سے ان میں سے بعض خاندانوں کی حالت خراب ہو گئی- تو انہوں نے کوئی پیشہ اختیار کر لیا- تو کیا وہ یہ ذلت گوارہ کرتے- کہ سید یا مغل یا پٹھان ہو کر بھیک مانگتے پھرتے- اور اس طرح ان کی عزت ہی رہتی- لیکن چونکہ انہوں نے بھیک مانگنے اور دوسروں کے دست نگر ہونے کی بجائے کوئی پیشہ اختیار کر لیا اس لئے ذلیل ہو گئے- گویا جب انہوں نے حلال معاش کا طریق اختیار کیا تو ذلیل ٹھہر گئے- حالانکہ ذلت اس میں تھی کہ وہ بھیک مانگتے- اور اپنے نسبوں کو لئے پھرتے- مگر اس میں کوئی ذلت نہیں کہ انہوں نے دوسروں کے آگے دست سوال دراز کرنے کی ذلت کو گوارہ نہ کیا بلکہ حلال طریق سے کسب معاش کی-

کتنی حیرانی کی بات ہے کہ وہ لوگ اس لئے ذلیل ہو گئے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت کسب معاش کے لئے موچی- جولاہے کا پیشہ اختیار کیا- یہ ایک بیہودہ بات ہے کہ کسی کو کسی حلال پیشہ کے اختیار کرنے کی وجہ سے ذلیل سمجھا جائے- اور کہا جائے کہ وہ سید نہیں رہا یا وہ پٹھان نہیں رہا یا مغل نہیں رہا-

حضرت صاحب نے کشتی نوح میں لکھا ہے کہ جو دوسروں کو حقیر سمجھتا ہے وہ میری جماعت سے نہیں-

میرے پاس آج ہی ایک خط آیا ہے جس کے لکھنے والا شکایت کرتا ہے- کہ قادیان کی جماعت احمدیت کی صداقت کا نمونہ ہے- مگر جب ہم بازار میں گزرے- تو طنزاً کہا گیا کہ یہ سید آگئے ہیں- یہ تو ان کی غلطی ہے- کہ سارے لوگوں کو ایسا ہی سمجھتے ہیں- صرف چند آدمی ایسے ہیں جن میں کمزوری کی علامات پائی جاتی ہیں- اس لئے ایسے لوگوں پر سب کو قیاس نہیں کرنا چاہئے- اور ایک دو کے ایسا کہہ دینے سے یہاں کی ساری جماعت کو برا خیال کرنا غلطی اور ایمان کی کمزوری کی علامت ہے مگر پھر بھی جنہوں نے یہ کہا ہے کہ وہ یاد رکھیں- کہ خدا تعالیٰ ایسے لوگوں کو جو (ایمان والوں) کو فتنہ میں ڈالتے ہیں- دوزخ کی بشارت دیتا ہے- پس دوزخ ان کے لئے منہ کھولے ہوئے تیار ہے اس میں ڈالے جائیں گے-! اور وہاں ان کو پیپ اور کھولتا ہوا پانی ملے گا-

اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی شخص معزز نہیں مگر وہی جو متقی ہو- اگر کوئی کہے کہ حضرت صاحب نے بھی بعض پیشہ کے لوگوں کے متعلق لکھا ہے- تو اس کو معلوم ہو کہ آپ نے کسی پر طعن نہیں کیا- بلکہ یہ فرمایا کہ ان میں سے مامور نہیں ہو سکتا- کیونکہ دنیاوی لحاظ سے لوگ اس پر طعن کر سکتے ہیں- ہاں وہ ولی اور خدا کا دوست ہو سکتا ہے- یہ ایسی ہی بات ہے جیسے آنحضرت نے فرمایا کہ اگر لوگوں کے فتنہ کا خیال نہ ہوتا تو میں موجودہ کعبہ کو مسمار کر کے اس کی اصل حدود پر قائم کر دیتا- پس حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے یہ لکھنے کا یہی مطلب ہے- کہ اگر خدا ان کو مامور کرے تو لوگ طعن کریں گے- ہاں وہ درجہ ولایت پا سکتے ہیں- جب وہ ولی اور خدا کے دوست ہو سکتے ہیں تو پھر وہ ذلیل کیونکر ہوئے- کیا اللہ کے دوست بھی حقیر اور ذلیل ہو سکتے ہیں-

وہ لوگ اللہ کا خوف کریں جو لوگوں کو ذلیل سمجھتے ہیں- اور دوسروں کو فتنہ میں ڈالتے ہیں- خدا جس کو چاہتا ہے معزز کر دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ذلیل بنا دیتا ہے- سید یا پٹھان یا مغل ہونا خدا کی گرفت سے نہیں بچا سکے گا- جیسا کہ یہودیوں کو حضرت ابراہیمؑ اور حضرت یعقوبؑ کی نسل سے ہونا ذلت اور رسوائی سے نہیں بچا سکا- خدا کی گرفت سے متقی اور پرہیزگار لوگوں کے لئے رستگاری ہے- خواہ وہ کسی قوم کے ہوں- پس وہ لوگ جو دوسروں کے لئے فتنہ اور ابتلاء کا باعث ہوتے ہیں- وہ جہنم کی آگ سے ڈریں- کیونکہ خدا تعالیٰ نے ان کے لئے یہی سزا مقرر فرمائی ہے-

اگر کوئی کسی کی قومیت پر اسے ذلیل کرنے کے لئے حملہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کو ذلیل کر دیتا ہے- اور کوئی کسی کے کہنے سے ذلیل نہیں ہو جاتا ذلیل وہی ہے جو خدا کی نظر میں ذلیل ہو-

پس اپنی زبان کو تھام لو- تمہیں کسی کے متعلق کچھ پتہ نہیں کہ کس قوم میں سے ہے- پھر جھوٹی بات کی خاطر اپنے ایمان کو ضائع مت کرو- اپنی گفتار کو درست کرو کہ خدا کے انعام کے وارث بنو- آمین ثم آمین-

---

☆ "خوش مزاجی اور اس کے ساتھ تحمل یعنی کسی کی بات کو برداشت کرنا' یہ دونوں صفات واقفین (نو) بچوں میں بہت ضروری ہیں"-

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

تقویٰ

قرآن شریف میں تمام احکام کی نسبت تقویٰ اور پرہیزگاری کے لئے بڑی تاکید ہے- وجہ یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت بخشتی ہے اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے- اور اس قدر تاکید فرمانے میں بھید یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک باب میں انسان کے لئے سلامتی کا تعویذ ہے اور ہر ایک قسم کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے حصن حصین ہے- ایک متقی انسان بہت سے ایسے فضول اور خطرناک جھگڑوں سے بچ سکتا ہے- جن میں دوسرے لوگ گرفتار ہو کر بسا اوقات ہلاکت تک پہنچ جاتے ہیں- اور اپنی جلد بازیوں اور بدگمانیوں سے قوم میں تفرقہ ڈالتے اور مخالفین کو اعتراض کا موقع دیتے ہیں-

(ایام الصلح ص ۱۰۵)

تقویٰ کے بہت سے اجزاء ہیں- عجب خود پسندی' مال حرام سے پرہیز اور بد اخلاقی سے بچنا بھی تقویٰ ہے- جو شخص اچھے اخلاق ظاہر کرتا ہے اس کے دشمن بھی دوست ہو جاتے ہیں-

(ملفوظات جلد اول ص ۷۷)

مبارک وہ ہے جو کامیابی اور خوشی کے وقت تقویٰ اختیار کرے- اور بد قسمت وہ ہے جو ٹھوکر کھا کر اس کی طرف نہ جھکے-

(ملفوظات جلد اول)

انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی تمام باریک راہوں پر قدم مارنا ہے- تقویٰ کی باریک راہیں روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اور خوشنما خط و خال ہیں- اور ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی امانتوں اور ایمانی عہدوں کی حتی الوسع رعایت کرنا اور سر سے پیر تک جتنے قویٰ اور اعضاء ہیں جن میں ظاہری طور پر آنکھیں اور کان اور ہاتھ اور پیر اور دوسرے اعضاء ہیں اور باطنی طور پر دل اور دوسری قوتیں اور اخلاق ہیں- ان کو جہاں تک طاقت ہو ٹھیک ٹھیک محل ضرورت پر استعمال کرنا اور ناجائز مواضع سے روکنا اور ان کے پوشیدہ حملوں سے متنبہ رہنا اور اسی کے مقابل پر حقوق عباد کا بھی لحاظ رکھنا یہ وہ طریق ہے کہ انسان کی تمام روحانی خوبصورتی اس سے وابستہ ہے اور خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے- (-) یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے- اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے- یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تابمقدور کاربند ہو جائے-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Moral Guide for Students کا ترجمہ بالاقساط طلباء کیلئے شائع کیا جا رہا ہے

طلباء کے لئے اخلاقی گائیڈ

BOOKS

کتابیں

لوگ عام طور پر سمجھتے ہیں کہ ہر کتاب بس ایک کتاب ہے- لیکن ایسا نہیں ہے- ہر کتاب یا تو اچھی کتاب ہے یا بری کتاب ہے- اس لئے کتابیں ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہیں اس بارہ میں کہ وہ اچھی ہیں یا بری- اور اگر یہ بات سچ ہے اور یقیناً یہ بات سچ ہے کہ کتابیں آپ کے کردار کو بناتی ہیں تو پھر آپ جو کتابیں پڑھتے ہیں ان کے انتخاب میں احتیاط ملحوظ رکھنی چاہئے- بلاشبہ نصابی کتابوں پر آپ کا کوئی کنٹرول نہیں ہو سکتا- لیکن اس بارے میں آپ کو تشویش نہیں کرنی چاہئے- ان کتابوں کو اچھا بنانے کے لئے بہت اعلیٰ قسم کی ماہرانہ کوششیں کی گئیں ہیں- میں ان کتابوں کے بارے میں بات کر رہا ہوں جو آپ کے اساتذہ انتخاب نہیں کرتے اور جو سکول میں نہیں پڑھائی جاتیں- میں ان کتابوں کی بات کر رہا ہوں جو آپ لائبریریوں سے حاصل کرتے ہیں یا اپنے دوستوں سے یا پھر آپ خود خریدتے ہیں-

کہا جاتا ہے کہ کتابیں دوستوں کی طرح ہوتی ہیں- اور یہ بات بھی ہر کوئی اچھی طرح جانتا ہے کہ آدمی اپنے دوستوں سے ہی پہچانا جاتا ہے- یعنی اگر آپ کے دوست خراب ہیں تو آپ خود اچھے آدمی نہیں ہو سکتے-

اگر آپ اچھے ہوں بھی تو جب آپ برے لوگوں کے ساتھ دوستی شروع کریں گے تو اس بات کا بہت امکان ہے کہ آپ ان کی طرح کے ہو جائیں- آپ ان کی خصوصیات قبول کر لیں گے- وہ آپ کی خصوصیات قبول نہیں کریں گے- کیا آپ جانتے ہیں کہ ایسا کیوں ہوتا ہے- اس کی وجہ یہ ہے کہ برے طور طریقے اپنانا' بلندی سے نیچے کی طرف پھسلنے کے مترادف ہے- اور نیچے کی طرف پھسلنا اوپر جانے کی نسبت بہت آسان ہوتا ہے-

بالکل اسی طرح جس طرح آپ کو اچھے لوگوں کو دوستی کے لئے چننا چاہئے اسی طرح آپ کو اچھی کتابیں پڑھنی چاہئیں ایسی کتابیں آپ کے علم میں اضافہ کریں گی- وہ آپ کے دل کو مضبوط کریں گی- وہ آپ کو کامیابی کے راستے پر آگے بڑھنے کی ہمت دیں گی- درحقیقت وہ آپ کو اچھے کام کرنے اچھا انسان بننے اور کامیابی حاصل کرنے میں مدد دیں گی اور ہر کوئی شخص جو آپ کے اردگرد ہو گا اس بات میں آپ کی تعریف کرے گا-

یہ بات یاد رکھئے کہ آخر کار ہر کوئی برائی کی مذمت کرتا ہے- حتیٰ کہ برا انسان بھی برائی کی مذمت کرنے لگتا ہے- نیکی ہمیشہ پسند کی جاتی ہے- اس سے محبت کی جاتی ہے اور اس کی ستائش کی جاتی ہے- آپ کو اچھی کتابیں پڑھنی چاہئیں- اور جو ان میں لکھا ہو اس پر عمل کرنا چاہئے- اور اس طرح آپ کو ستاروں کی طرح چمکنا چاہئے اور دوسرے لوگوں کی نیکی کی طرف راہنمائی کرنی چاہئے-

STUDY

سٹڈی

جو کوئی بھی علم حاصل کرتا ہے طالب علم ہوتا ہے- اور جو کوئی بھی طالب علم ہو اسے ضرور علم حاصل کرنا چاہئے- پس آپ نے دیکھا کہ سٹڈی اور طالب علم ساتھ ساتھ چلتے ہیں- یہ دونوں آپس میں لازم و ملزوم ہیں- یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ بطور ایک طالب علم کے آپ کی خصوصیت سٹڈی ہونی چاہئے اور یہ بات بہت اہم ہے- آپ جتنا زیادہ علم حاصل کریں گے- اتنے ہی آپ اچھے طالب علم بنیں گے- وہ طالب علم جو زیادہ نمبر حاصل کرتے ہیں اور اچھے گریڈ لیتے ہیں وہ ایسے طالب علم ہوتے ہیں جو دوسرے طالب علموں سے زیادہ سٹڈی کرتے ہیں- اور وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ علم حاصل کرنے کا بہترین طریقہ کون سا ہے-

سب سے پہلے اپنے دل میں یہ پکا ارادہ کر لیں کہ آپ اپنی سٹڈی کے لئے ضروری وقت ضرور دیں گے- پھر آپ کو علم حاصل کرنے کے بہترین طریقے سیکھنے ہوں گے- اس بات کو یقینی بنائیے کہ آئندہ آپ کے نتائج پہلے سے بہتر ہوں-

سوالات پوچھنے سے ہی علم حاصل کیا جا سکتا ہے- ہو سکتا ہے کہ کبھی جب آپ کا استاد آپ کو پڑھا رہا ہو آپ کو کوئی بات سمجھ نہ آئے- اور آپ یہ محسوس کریں کہ جب تک آپ استاد کو مزید وضاحت کے لئے نہ کہیں آپ اس بات کو جان نہیں سکتے- لیکن آپ اپنے استاد سے اس نکتہ کی وضاحت کرنے کا فیصلہ نہیں کر پاتے- تو نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آپ علم کا وہ حصہ حاصل نہیں کر پاتے- اس لئے آپ کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ علم ہر اس چیز کو پوچھنے سے ہی حاصل ہوتا ہے جو آپ نہیں جانتے یا آپ سمجھ نہیں سکتے- جو بھی پڑھتے ہیں ان کے آپ کو نوٹس لینے چاہئیں- اس طرح سے آپ کی کتابیں آپ کی کاپی بک کے چند صفحوں پر خلاصہ کے طور پر منتقل ہو جائیں گی- اور اس طرح سے آپ ان کو اکثر دہرانے کے قابل ہو سکیں گے- آپ کو گھر پر اپنی تعلیم حاصل کرنے کے لئے ایک پروگرام بنانا چاہئے- اور پھر اس پروگرام کے مطابق کام کرنا چاہئے- آپ کی پڑھائی کو مزید مفید بنانے کے لئے آپ کو یہ معلوم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے کہ کتاب کا کون سا حصہ آپ کی زیادہ توجہ کا مستحق ہے- ہمیشہ اسی حصہ کو بار بار نہ پڑھتے رہے جو آپ کو اچھی طرح آتا ہے- ہر دفعہ جب آپ سٹڈی کے لئے بیٹھیں تو آپ کو اپنے علم میں کچھ نہ کچھ اضافہ کرنا چاہئے-

JAPAN - KOBE UPDATE

متاثرین کھانا نہ ملنے کی وجہ سے پریشان ہیں

لندن- ۹ مارچ احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام کوبے اپ ڈیٹ میں مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام بیت الفضل لندن نے جاپان سے براہ راست رابطہ کر کے احمدیہ کیمپ کوبے کے نائب انچارج مسٹر میوشی سے معلوم کیا کہ زلزلہ آنے کے بعد اب کوبے کے باشندوں کا سب سے بڑا مسئلہ کیا ہے؟

مسٹر میوشی نے بتایا کہ سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ متاثرین کے پاس مکانات نہیں ہیں- ابھی تک حکومت نے جو کچھ کیا ہے وہ یہ ہے کہ محض چند گھروں کا ملبہ صاف کیا ہے- دوسری مشکل کھانے کا مسئلہ ہے- کھانا چونکہ بنیادی چیز ہے اس لئے یہ مسئلہ سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے-

مسٹر میوشی نے بتایا کہ جب سے وزارت صحت نے اعلان کیا ہے کہ کھانا ان کو ملے گا جو پناہ گاہوں میں رہتے ہیں- وہ لوگ بے چین ہیں جو پناہ گاہوں میں نہیں رہ رہے-

مکرم راشد صاحب نے دریافت فرمایا کہ متاثرین اور بے گھروں کی تعداد کیا ہے-

مسٹر میوشی نے کہا کہ کوبے کے ایک لاکھ ۳۷ ہزار ۴ سو افراد کو پناہ کی ضرورت ہے- ان میں سے ۹۴ ہزار افراد سرکاری پناہ گاہوں میں ہیں انہی کو حکومت کی طرف سے کھانا دیا جائے گا- اس کا مطلب یہ ہے کہ ۸۷ ہزار ۸۰۰ افراد جو سرکاری پناہ گاہوں میں مقیم نہیں ہیں ان کو کھانا نہیں ملے گا- سوال یہ ہے کہ یہ لوگ جن کے گھر گیس اور کھانے سے محروم ہیں ان کے مسئلے کا حل کیا ہے- اب وزارت صحت جاپان پر دباؤ بڑھ رہا ہے کہ پناہ گاہوں کے باہر بھی کھانا مہیا کیا جائے-

مکرم میوشی صاحب نے بتایا کہ حکومت کے اس اعلان کے بعد احمدی رضا کار زیادہ مصروف عمل ہو گئے ہیں- کیونکہ دوپہر کو کھانے کے لئے آنے والوں کی تعداد بڑھ گئی ہے- دوپہر کو پناہ گاہوں میں کھانا نہیں ملتا اس لئے بھی احمدیہ کیمپ میں آنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہو گیا ہے-

احمدیہ کیمپ کے نمائندہ مسٹر میوشی نے کہا کہ بہرحال ہم ۸۷ ہزار ۸۰۰ افراد کو تو روزانہ کھانا مہیا نہیں کر سکتے لیکن پھر بھی زیادہ سے زیادہ لوگوں کو کھانا مہیا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے- مکرم راشد صاحب نے کہا کہ واقعی اتنی بڑی تعداد کو تو کھانا دینا ممکن نہیں- لیکن اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ ان کے مسائل کو حل کرے گا اور اپنی مدد عطا کرے گا-

مسٹر میوشی نے کہا کہ کھانا بنیادی ضرورت ہے کھانا مہیا نہ ہونے کی وجہ سے لوگ سخت پریشان ہیں- ہم سب لوگوں کا برابر خیال رکھتے ہیں اور ان کی بحالی کا کام شروع کر رہے ہیں- متاثرہ لوگ اپنی بحالی کے دل سے آرزومند ہیں اور دل سے چاہتے ہیں کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں-

آخر میں مکرم راشد صاحب نے جاپانی زبان کا ایک اور لفظ سکھایا ہے- وہ لفظ یہ ہے-

سایونارا : خدا حافظ

بقیہ صفحہ ٦

درمیان کش مکش کا شکار ہو گیا ہے- (سلمان رشدی گذشتہ چھ سال سے تنہائی کی خفیہ زندگی بسر کر رہا ہے- اور اگر کبھی پبلک میں آتا ہے تو اس کے لئے سیکورٹی کا اچھا خاصا انتظام کیا جاتا ہے- انگلستان کی حکمران پارٹی- کنزرویٹو- کے کئی اراکین نے سلمان رشدی کی حفاظت پر خرچ کی جانے والی رقم پر اعتراض کیا ہے- کونسل آف یورپ نے اس بات پر بھی تشویش کا اظہار کیا کہ اسلامی بنیاد پرستی کو کئی ممالک میں فروغ مل رہا ہے- اگرچہ اسلام بردباری سکھاتا ہے لیکن اس کے باوجود اس سلسلے میں تشویش بڑھ رہی ہے کہ مسلم ممالک میں بعض لوگ انتہا پسندی کی طرف مائل ہیں- کونسل آف یورپ کی اس میٹنگ میں ۸۰ ممبران نے شرکت کی- یہ ممبر اس کونسل کی پارلیمانی کمیٹی کے رکن ہیں- اور کونسل کا تعلق انسانی حقوق کی ایک ایسی تنظیم سے ہے جو سٹرابرگ (فرانس) میں اپنا مرکزی دفتر قائم کئے ہوئے ہے-

انسان اگر اللہ تعالیٰ کے لئے اپنی زندگی وقف نہ کرے اور اس کی مخلوق کے لئے نفع رساں نہ ہو تو یہ ایک بیکار اور نکمی ہستی ہو جاتی ہے- بھیڑ بکری بھی اس سے اچھی ہے جو انسان کے کام تو آتی ہے- لیکن جب یہ اشرف المخلوقات ہو کر بنی نوع انسان کے کام نہیں آتا تو پھر بدترین مخلوق ہو جاتا ہے-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین الممالکی حالات - واقعات - شخصیات

انڈونیشیا کا "سلمان رشدی"

انڈونیشیا میں ایک شخص پرمادی نامی کو خاصی شہرت (یا بدنامی) مل رہی ہے۔

یہ شخص پہلے انڈونیشیا کے صارفین کی فاؤنڈیشن کا چیئرمین تھا اور آج کل عالمی پیرا سائیکالوجی فاونڈیشن کا سربراہ ہے۔ یہ ایک تجارتی ادارہ ہے جو مستقبل کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتا ہے اور انہیں پیش گوئیاں سمجھتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ حکومت کے بہت سے افسر اور تاجر برادری کے ارکان اس سے مشورہ کرتے ہیں اور اس کی باتوں پر دھیان کرتے ہیں۔ اپنے اپنے معاملات کے متعلق مزید سوجھ بوجھ کے لئے اس کے پاس جاتے ہیں۔ آج سے چند سال پہلے اس پر یہ الزام لگا تھا کہ وہ حکومت کے خلاف تقاریر کرتا ہے بلکہ اس کی ایک تقریر کیسٹ کے ذریعہ لوگوں میں پھیلائی جاتی رہی۔ اور حکومت کو اسی بات کا خطرہ تھا کہ کوئی مزاحمتی گروپ نہ تشکیل دے دیا جائے۔ اس کی ایک تقریر جو اب مخالفت کا باعث بنی ہے۔ رسول اکرم ﷺ کے ایک ذکر سے مملو ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ اس نے کہا ہے کہ رسول اکرم ﷺ ایک ڈکٹیٹر تھے۔ وہ اس بات کی تردید کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے یہ کہا ہے کہ اگر ڈکٹیٹر شپ اچھی ہو تو ملک کے حالات سنوارے جاسکتے ہیں اور اس سلسلے میں جو کچھ بھی میں نے کہا ہے اسے موڑ توڑ کر پیش کیا جارہا ہے رسول اکرم ﷺ کے متعلق میں نے کہا ہے کہ آپؐ کے پاس اثر اندازی کی بہت بڑی طاقت تھی جس کا مذہب اور ملک پر اثر نمایاں تھا۔ اور میں نے یہ کہا ہے کہ ایک ایسی طاقت خاص مفید ثابت ہو سکتی ہے اگرچہ اس کو ایک رنگ میں ڈکٹیٹر شپ بھی کہا جاسکتا ہے۔ لوگوں کی بہبود کے سلسلے میں کام کرنے والا اگر ڈکٹیٹر بھی ہو تو وہ قابل قبول ہوتا ہے۔

لیکن جونہی یہ تقریر علماء کے سامنے آئی انہوں نے فوری طور پر اپنی کونسل بلا کر یہ فیصلہ کر دیا کہ پرمادی گستاخ رسول ہے اور اسے گستاخ رسول ہونے کی سزا ملنی چاہئے۔ بہرحال وہ اس بات سے انکار کرتا ہے اور اس کے مخالف اس بات پر اصرار کرتے ہیں کہ اس نے وہ باتیں جو اس کے خلاف پیش کی جارہی ہیں اس طرح کی ہیں جس طرح کہ علماء کی کونسل نے بیان کیا ہے۔

ابھی تک اس پر ہاتھ تو نہیں ڈالا گیا۔ لیکن اس بات کا کم امکان ہے کہ اسے آزادی کے ساتھ زندگی بسر کرنے کی اجازت دی جائے گی۔ علماء کی کونسل نے اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا ہے کہ پرمادی انڈونیشیا کا سلمان رشدی ہے۔ اور ظاہر ہے یہ بات کہہ دینے سے لوگوں کے دلوں میں از خود یہ جذبات پیدا ہوں گے کہ جس طرح سلمان رشدی پر موت کا فتویٰ لگ چکا ہے پرمادی پر بھی یہ فتویٰ لگنا چاہئے اور اس کا سر قلم کیا جانا انتہائی ضروری ہے۔ چونکہ حکومت کے سرکاری افسران اس کے ساتھ قریبی رابطہ رکھتے ہیں اس لئے نہیں کہا جا سکتا کہ اسے حراست میں لیا جائے گا یا نہیں۔

سائنس اور ٹیکنالوجی

ڈاکٹر عبدالقدیر خان جو پاکستان کے نیوکلیر سائنس دان ہیں انہوں نے دوسری قومی نیورولوجی کونسل (جس کا انتظام پی۔ آئی۔ این۔ ایس کے نیورولوجی ڈیپارٹمنٹ نے کیا تھا) سے کہا کہ دنیا میں علم کا روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ اور ہم اسے کسی طرح بھی روکنے کے قابل نہیں ہیں۔ نہ اسے روکا جانا چاہئے' بلکہ ہمیں اپنا فرض قرار دینا چاہئے کہ ہم بھی وقت کے ساتھ ساتھ آگے بڑھیں۔ اگر ہم نے ایسا نہ کیا تو یقیناً بہت پیچھے رہ جائیں گے۔ ڈاکٹر خان نے کسی قدر طنزیہ رنگ میں کہا کہ اگر ہم نے اپنی ترجیحات دیکھنی ہوں تو ہمیں سڑکوں پر نظر دوڑانی چاہئے ان کا مطلب یہ تھا کہ جس قسم کی بڑی بڑی گاڑیاں سڑکوں پر چل رہی ہیں ان سے تو یہ ہرگز اندازہ نہیں ہوتا کہ ہم ایک غریب ملک ہیں۔ لیکن آپ کسی تعلیمی ادارے میں چلے جائیے۔ تو آپ کو پتہ چلے گا کہ ان کے پاس ضرورت کے مطابق سازو سامان نہیں ہے۔ اور یہ بات ہماری غربت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ ڈاکٹر خان نے مزید کہا کہ گزشتہ چند عشروں میں علم نے خاصی ترقی کی ہے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی میں دنیا بہت آگے بڑھ گئی ہے۔ چاند اور مریخ پر لوگ بھیجے جاچکے ہیں اور یہ بھی پتہ لگایا گیا ہے کہ ادویہ اور ٹیکنالوجی کا آپس میں خاص تعلق ہے۔ اوز ان دونوں کو ایک ساتھ رکھ کر مطالعہ کرنے اور آگے بڑھنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب میں اپنے ادارے کی مختلف لیبارٹریز کے اپنے سائنس دانوں سے بات کرتا ہوں تو پتہ چلتا ہے کہ مختلف لیبارٹریوں کا آپس میں گہرا تعلق ہونا چاہئے۔ یہ سب ایک دوسرے پر انحصار کرتے ہیں۔

ترقی پذیر ممالک کے متعلق ڈاکٹر قدیر خان نے کہا کہ یہ بات انتہائی ضروری ہے کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے لئے موجودہ مقدار سے زیادہ روپیہ خرچ کیا جائے اور موجودہ افرادی قوت کے زیادہ لوگ آگے آکر سائنس کی خدمت کریں۔ اگرچہ انہوں نے اس بات کا اقرار کیا کہ پاکستان جیسے غریب ملک میں سائنس اور ٹیکنالوجی کے لئے مخصوص کی جانے والی رقوم زیادہ نہیں ہوتیں لیکن اس بات کو تو نہیں بھلایا جا سکتا کہ جہاں اربوں ڈالر سائنس اور ٹیکنالوجی پر خرچ کئے جاتے ہیں وہاں اربوں گھنٹے بھی اس کام پر خرچ کرنے پڑتے ہیں۔ یعنی نہ صرف روپیہ بلکہ افرادی قوت کی بھی اس وقت ضرورت ہوتی ہے اور جب یہ دونوں چیزیں مل جائیں تو پھر ترقی کی راہ روشن ہوتی چلی جاتی ہے۔

چونکہ ڈاکٹر قدیر کان نیورالوجی کے ڈیپارٹمنٹ سے خطاب کر رہے تھے انہوں نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ اس بات کا اندازہ لگانے کی کوشش کریں کہ ساری دنیا میں کچھ ہو رہا ہے۔ بہت سے راز ابھی ابھی کھلنے شروع ہوئے ہیں خاص طور پر نیورالوجی کے سلسلے میں۔ اور ان رازوں سے جو پردے اٹھائے جارہے ہیں ان میں آپ کو بھی جھانکنے کی ضرورت ہے۔

آپ نے کہا کہ فزکس کے ماہرین 'سرجن' جنیٹیکس کے ماہرین اور سائنس دانوں کی مل جل کر کام کرنے کی ضرورت ہے تاکہ انسانی تکالیف اور مصائب کا علاج کیا جاسکے۔ آپ نے اپنی طرف سے یہ پیش کش کی کہ اگر میں آپ لوگوں کے کسی کام آسکوں تو آپ مجھے ہر طرح تیار پائیں گے۔

ڈمی اخبارات / جرائد

بتایا گیا ہے کہ پنجاب کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ایسے اخبارات یا جرائد جو ڈمی کے طور پر شائع ہوتے ہیں اور شائع بھی باقاعدگی سے نہیں ہوتے' انہیں فوری طور پر بند کر دیا جائے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں نے احکام جاری کر دیئے ہیں کہ ایسے اخبارات و جرائد کے ڈیکلاریشن منسوخ کئے جاتے ہیں۔ ان ہدایات میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ صوبے میں بہت سے اخبارات اور جرائد ایسے ہیں جو یا تو باقاعدگی سے نہیں چھپتے یا کبھی بھی نہیں چھپتے۔ ایسے اخبارات و جرائد کے ڈیکلاریشن منسوخ کئے جارہے ہیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں سے یہ کہا گیا ہے کہ وہ ضلعی افسروں سے اور پبلک ریلیشنز ڈیپارٹمنٹ سے یہ معلومات حاصل کریں کہ کون سے اخبارات و جرائد باقاعدگی سے چھپتے ہیں اور کون سے نہیں اور یہ معلومات حاصل کرنے کے بعد پنجاب حکومت کے احکام کی تعمیل کرتے ہوئے اخبارات و جرائد جو ڈمی ہیں اور باقاعدگی سے نہیں چھپتے ان کے ڈیکلاریشن منسوخ کر دئے جائیں۔

گردوں کی فروخت

اخباری خبروں کے مطابق گزشتہ دو سال میں بنگلور (بھارت) کے ہسپتالوں میں تقریباً ایک ہزار مریض ایسے موجود ہیں جن کے علم اور اجازت کے بغیر ان کا ایک ایک گردہ نانہجار ڈاکٹروں نے نکال لیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہی بات اب بمبئی میں بھی خاصی زیادہ پھیل گئی ہے۔ دراصل آزاد مارکیٹ کی اس میں انتہائی کامیابی سمجھی جاتی ہے کہ ڈاکٹر صاحبان مشرق وسطیٰ سے آئے ہوئے امیر لوگوں کو جن کے گردے ناکارہ ہو رہے ہوں۔ گردے لگانے کے لئے کئی کئی لاکھ روپیہ وصول کرتے ہیں۔ عام طور پر تین لاکھ سے دس لاکھ روپے تک ادائیگی کی جاتی ہے۔ اور ایسا زیادہ تر کرناٹک میں ہوتا ہے۔ وہاں گردے بیچنے کی اجازت ہے اور غریب لوگ اپنے اخراجات پورے کرنے کے لئے اپنا ایک ایک گردہ فروخت کر کے تیس تیس ہزار روپیہ وصول کر لیتے ہیں۔

گزشتہ دنوں ایک رپورٹ میں بتایا گیا تھا کہ بعض لوگوں نے اپنے بچوں کی شادی کے لئے گردے بیچے اور بعض لوگوں نے اپنی چھوٹی چھوٹی تجارتوں کو پھیلانے اور بڑھانے کے لئے یہ کام کیا۔ بہرحال ہندوستان میں بعض جگہوں میں ابھی تک یہ کاروبار جاری ہے۔ اگرچہ گزشتہ سال بھارت کی کانگریسی حکومت نے انسانی اعضاء کو دوسرے جسموں میں لگانے کا ایک بل پیش کیا تھا جس میں اس بات کی ممانعت کی گئی تھی کہ کوئی شخص اپنا کوئی عضو اپنے قریبی رشتہ داروں کے علاوہ کسی اور کو دے۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ حکومت کی اس کوشش کے پیچھے جذبہ اور جوش نہیں تھا۔ جس کے نتیجہ میں ابھی تک تقریباً دو ہزار افراد ہر سال اپنا ایک ایک گردہ بیچتے ہیں اور گردہ بیچنے کی ممانعت کسی صورت بھی کامیاب نہیں ہو رہی۔

سلمان رشدی

گزشتہ بدھ کے روز لندن میں کونسل آف یورپ کی ایک میٹنگ منعقد کی گئی جس میں یورپ کی جملہ حکومتوں سے کہا گیا ہے کہ وہ ایران پر سفارتی اور اقتصادی دباؤ جاری رکھیں تاکہ ایران آخر کار سلمان رشدی کے خلاف اپنا چھ سالہ فتویٰ واپس لے لے۔ یہ فتویٰ ایران نے سلمان رشدی کی کتاب "دی سٹینک ورسز" کی اشاعت پر دیا تھا۔ اس کتاب کو تمام مسلم ممالک نے ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔ ایران اصرار کے ساتھ اس فتویٰ کو قائم رکھنا چاہتا ہے اور مغرب کی کسی حکومت کا دباؤ برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔

یہ کونسل جو ۳۶۔ اراکین پر مشتمل ہے اس معاملے میں سویڈن کی ایک قرارداد سے اتفاق کرتے ہوئے تمام یورپ کی حکومتوں سے اپیل کی ہے اور اس بات کو دہرایا ہے کہ یہ فتویٰ انسانی حقوق کے کنونشن کی شق ۹ اور شق نمبر ۱۰ کی پامالی کا باعث ہے۔ اس موقعہ پر سلمان رشدی کو بھی دعوت بھی دی گئی تھی اور اس نے اپنے متعلق کہا کہ وہ آزادی ضمیر اور ہٹ دھرمی کے

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرمہ حنیفہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری غلام محمد صاحب دار العلوم غربی ربوہ مختلف عوارض کی وجہ سے شدید بیمار ہیں بے ہوشی طاری ہے اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم ظہیر احمد دار العلوم وسطی ربوہ کی والدہ محترمہ عرصہ دو ماہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم اللہ بخش صاحب (ریٹائرڈ ریلوے گارڈ) ماموں زاد بھائی حضرت مولانا نذیر احمد علی صاحب) بعارضہ تکلیف معدہ و پیشاب بیمار ہیں۔

○ مکرم بشارت اللہ میر صاحب کوٹ ادو ملتان کی اہلیہ محترمہ بھی بعارضہ شدید اعصابی تکلیف بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ہر دو کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم ماسٹر عمر الدین صاحب ریٹائرڈ ٹیچر مورخہ ۹۵-۳-۱۸ کو بقضائے الٰہی بعمر ۹۵ سال وفات پا گئے۔ موصوف موصی تھے میت کے ربوہ روانگی سے قبل مقامی طور پر بھی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ ربوہ میں عصر کے بعد مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے جنازہ پڑھایا۔ بعد ازاں قبر کی تیاری پر محمد سلیمان صاحب معلم وقف جدید نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

مقابلہ مضمون نویسی

خدام

○ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے شعبہ تعلیم کے تحت سہ ماہی دوم کے مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "خدمت خلق" ہے۔ مضمون ۳ تا ۵ فل سکیپ صفحات پر مشتمل ہو۔ مرکز میں اس کے پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۵ اپریل ۹۵ء ہے۔ خدام بھائیوں سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مقابلہ میں شریک ہوں۔ قائدین اور ناظمین سے بھی درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ خدام سے مضامین لکھوانے کی کوشش کریں اور بروقت مرکز میں بھجوائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

ولادت

○ مکرم برکات احمد صاحب رچنا ٹاؤن لاہور کو اللہ تعالیٰ نے بچی عطا کی ہے۔ بچی وقف نو میں شامل ہے اور حضرت صاحب نے بچی کا نام "محسنہ برکات" عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک صالحہ۔ خادمہ دین بنائے۔

گمشدہ بٹوا

○ مورخہ ۲۲ جنوری ۹۵ء کو دار العلوم غربی ربوہ سے گولبازار جاتے ہوئے ایک عدد بٹوا کہیں گر گیا ہے۔ جس میں ضروری کاغذات اور نقدی ہے جس کسی کو ملا ہو وہ براہ کرم صدر صاحب عمومی کے دفتر پہنچا دیں۔

عطیہ بمد گندم

○ ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ اس کار خیر میں ہر سال مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخدلی سے حصہ لیں۔

جملہ نقد عطیہ جات بمد گندم کھاتہ نمبر ۲۰۸-۳/۴۵۵۰ معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرما دیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم جلسہ سالانہ ربوہ)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

سوموار ۲۷-مارچ ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

9-03 تلاوت
9-16 ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۸ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (فرمودہ ۹۴-۹-۸)
10-18 نظم از مرزا نبیل احمد
10-24 مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (فرمودہ ۸۵-۴-۱۹ بمقام لندن)
12-04 تلاوت
12-17 خطبہ کا سرائیکی ترجمہ (خطبہ فرمودہ ۹۴-۵-۱۳ بمقام لندن)
1-24 نظم
1-29 تقریر از مکرم ہادی علی چوہدری صاحب
1-46 نظم
1-55 مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (فرمودہ ۸۵-۱۲-۱۳ بمقام لندن)
3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 یوروفائل
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈ دی گلوب
6-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھی کلاس نمبر ۱۷
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی: جرمن پروگرام
8-00 چلڈرنز کارنر (۹۴-۱۲-۲۴ حصہ دوم کا پروگرام دوبارہ)
8-50 کل کے پروگرام

منگل ۲۸-مارچ ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

9-02 تلاوت۔ قاری محمد عاشق صاحب
9-06 حدیث از مکرم نصیر احمد قمر صاحب
9-15 ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۹۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (فرمودہ ۹۴-۹-۱۴ بمقام لندن)
10-17 گفتگو کے آداب۔ مکرم فرید احمد صاحب
10-50 نظم۔ از ناصرات ربوہ
11-02 مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (فرمودہ ۸۶-۳-۲۸ بمقام لندن)
11-50 نظم۔ مغفور احمد اور ساتھی
12-04 تلاوت
12-12 حدیث از مکرم منیر الدین شمس صاحب
12-23 خطبہ عید الفطر از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (فرمودہ ۹۴-۳-۱۴)
12-48 نظم۔ اے نور ساجدہ
2-00 تاریخ احمدیت۔ از بشیر احمد خان رفیق
2-31 مجلس سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (فرمودہ ۹۰-۵-۱۲)
3-30 تلاوت
4-45 حدیث
5-00 طبی معاملات
6-00 خبریں
6-30 اراؤنڈ دی گلوب
7-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھی کلاس نمبر ۲۷
8-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی کھانے پکانے کا سبق۔ المائدہ
8-30 چلڈرنز کارنر
9-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی خالدؓ بن ولید
9-50 کل کے پروگرام

اعلان داخلہ

○ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ میں جماعت ششم (اردو میڈیم) میں داخلہ مندرجہ ذیل شیڈول کے مطابق ہوگا۔

داخلہ ٹیسٹ ۹۵-۴-۸ بروز ہفتہ صبح ۸-۳۰ بجے (اردو، ریاضی) خواہشمند طلباء فوری طور پر دفتر سے داخلہ فارم حاصل کر کے جمع کروا دیں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

موصیان کرام

○ پنشن کے کمیوٹ شدہ حصہ پر حصہ آمد کی ادائیگی لازمی ہوگی اور موصی کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اس پر حصہ آمد یکمشت ادا کرے یا کسی خاص مجبوری کی وجہ سے ایسا نہ کر سکتا ہو تو حسب ضابطہ مجلس کارپرداز سے اجازت اور مہلت حاصل کرے۔

بقیہ صفحہ ۱

سے محبت کرتا ہے۔ پس ایک ہی سے محبت نہ رکھو۔ بلکہ سب سے محبت رکھو۔ ورنہ زید و بکر کی محبت خدا کے لئے نہیں ہو سکتی کیونکہ کئی وجوہ ہو سکتے ہیں۔ جن کے باعث لوگ آپس میں محبت کرتے ہیں مثلاً ہم عقائد ہونا یا اور بھی اتحاد پیدا کرنے والی باتیں ہیں۔ ان کی وجہ سے دو شخصوں میں اتحاد ہو جاتا ہے۔ اس سے روکا نہیں گیا ہے۔ لیکن یہ دھوکہ ہے کہ اس محبت کو حدیث کی مصداق محبت قرار دیا جائے۔ کیونکہ خدا کی رضا کے لئے وہی محبت ہوگی۔ جو خدا کی ساری مخلوق سے کی جائے گی۔ یہ محبت ذاتی ہے۔ جو ایک تاجر تاجر سے زراعت پیشہ زراعت پیشہ سے کرتا ہے۔ قیامت کے دن وہ دوستی کام آئے گی جو سب بنی نوع انسان کی دوستی ہوگی۔ جب تک یہ مرتبہ حاصل نہ ہو اللہ تعالیٰ کا فضل نہیں آسکتا۔ ممکن ہے کہ تم کسی کو سمجھو کہ وہ عیسائی ہے یا یہودی یا ہندو ہے۔ اس لئے اس سے نیک سلوک نہ کرو مگر یہ درست نہ ہوگا۔

میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ بنی نوع انسان سے محبت کرو۔ یاد رکھو کہ عداوت میٹھی چیز نہیں۔ محبت میٹھی چیز ہے۔ تم دیکھو دونوں میں سے کونسی چیز آرام دہ ہے۔ آیا محبت آرام دہ ہے یا غصہ۔ تم غور کرو کہ تم جس وقت غصہ کی حالت میں ہوتے ہو اس وقت آرام کی حالت میں ہوتے ہو یا جس وقت محبت کے جذبات اور خیالات میں۔ جب تم غور کرو گے تو تمہیں معلوم ہوگا کہ امن خدا کی طرف سے آتا ہے غضب اس وقت جائز ہے۔ جب خدا کے غضب کے مقابلہ میں آ جائے۔ ورنہ محبت ہی ضروری ہے۔ جو لوگ حسن سلوک اور محبت کے جذبات چھوڑ دیتے ہیں ان کے لئے یہاں ہی جہنم ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں سے نفرت کے خیالات کو دور کر دے۔ ہم بنی نوع انسان سے اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کریں۔ اور اس کے سایہ میں رہیں۔

(از خطبہ یکم دسمبر ۱۹۲۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 26- مارچ-1995ء
سردی میں معمولی اضافہ ہے
درجہ حرارت کم از کم 11 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 28 درجے سنٹی گریڈ

○ تاجروں کی اپیل پر کراچی کے حالات پر احتجاج کرتے ہوئے ہڑتال کی جو اپیل کی گئی تھی وہ بہت حد تک کامیاب رہی۔ ملک کے بڑے شہروں میں مارکیٹیں اور تجارتی مراکز بند رہے۔ چھوٹے شہروں میں جزوی ہڑتال رہی۔ کراچی میں مکمل ہڑتال رہی جبکہ لاہور میں اکثر جگہوں پر ہڑتال رہی۔ کراچی میں مکمل ہڑتال اور پہیہ جام رہا۔ رینجرز پولیس اور ایلیٹ فورس گشت کرتی رہی۔ ڈاکخانے بند اور بلدیاتی اداروں سمیت سندھ اور وفاقی سیکرٹریٹ میں بھی سرکاری کام ٹھپ رہا۔ کوئٹہ میں بھی ہڑتال کامیاب رہی۔ فیصل آباد، گجرات، خانیوال، سیالکوٹ جہلم، وزیر آباد، بھلوان اور بھلوال میں جزوی ہڑتال ہوئی۔ جن شہروں میں ہڑتال نہ ہو سکی ان میں وہاڑی، چنیوٹ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، جھنگ، خان پور، لالہ موسیٰ، پنڈی بھٹیاں، شاہ پور صدر، ملک وال، منڈی بہاؤالدین اور مرید کے شامل ہیں۔ سندھ کے جن شہروں میں کاروبار بند رہا ان میں لاڑکانہ حیدر آباد اور بعض دوسرے شہر شامل ہیں۔

○ گجرات میں کئی تاجر رہنماؤں کو دکانیں زبردستی بند کرانے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔ فلمی صنعت نے جزوی طور پر ہڑتال میں حصہ لیا۔ کراچی میں وفاقی وزیر تجارت کے ادارے سروس شوز کی دکانیں بھی بند رہیں۔

○ ملک گیر ہڑتال پر چیمبر کے عہدیداروں نے اطمینان کا اظہار کیا ہے۔

○ پاکستان ٹیلی ویژن نے اپنی خبروں میں بتایا ہے کہ ملک بھر میں ہڑتال ناکام رہی۔ بڑے بڑے شہروں میں کاروبار معمول کے مطابق ہوتا رہا۔ شہروں میں سڑکوں پر ٹریفک رواں دواں رہی۔ ٹی وی نے کئی مارکیٹوں کے مناظر دکھائے جہاں دوکانیں کھلی تھیں اور کاروبار زندگی معمول کے مطابق جاری تھا۔ ٹی وی نے بتایا کہ تاجروں نے ہڑتال کی اپیل کو مسترد کر دیا۔

○ تاجروں کی ملک گیر تنظیم فیڈریشن آف چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری میں ایڈمنسٹریٹر مقرر کر دیا گیا ہے۔ چیمبر کے سربراہ ایس ایم منیر سمیت چار عہدیداروں کی رکنیت ختم کر دی گئی ہے اور ان کی چیمبرز میں داخلے پر پابندی عائد کر دی گئی ہے پولیس اور رینجرز کی بھاری تعداد نے فیڈریشن کے مرکزی دفتر کا گھیراؤ کر لیا ہے۔ آرڈیننس کے تحت ڈائریکٹر آرگنائزیشن کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ چیمبرز فیڈریشن کے فیصلے کو تبدیل کر سکتا ہے عمل درآمد کو روک سکتا ہے اور منظور شدہ قراردادوں کو منسوخ کر سکتا ہے۔ حکومت نے کہا ہے کہ فیڈریشن نے یوٹیلٹی بلوں کی ادائیگی روکنے کی دھمکی دی تھی اور فیڈریشن کی مرکزی عاملہ نے فوج کو سندھ کے حالات میں مداخلت کی دعوت دی تھی یہ باتیں غداری کے زمرے میں آتی ہیں للہذا انضباطی کارروائی ناگزیر ہو گئی تھی۔ فیڈریشن کے نمائندے مقررہ مدت میں اس فیصلے کے خلاف سیکرٹری تجارت کو اپیل کر سکتے ہیں۔

○ پاکستان فیڈریشن آف چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے برطرف کئے جانے والے صدر ایس ایم منیر نے کہا ہے کہ ہماری اپیل پر کی جانے والی ہڑتال انتہائی کامیاب رہی۔ ہم حکومت کو مذاکرات کی دعوت دیتے ہیں۔ کراچی سے خیبر تک ہڑتال نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ پوری کاروباری برادری متحد ہے۔ انہوں نے حکومت کو انتباہ کیا کہ وہ انتقامی کارروائیوں سے باز رہے ورنہ اس کے بھیانک نتائج نکلیں گے۔ انہوں نے کہا کہ کراچی میں فیڈریشن کے رہنماؤں کے گھروں پر پہرے بٹھا دیئے گئے ہیں ان کے خاندانوں کو ہراساں کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ فیڈریشن کے ساتھ جو طرز عمل روا رکھا جا رہا ہے اس کے بعد وزیر اعظم کس منہ سے غیر ملکیوں کو سرمایہ کاری کی دعوت دے رہی ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ کاروباری برادری کے مشورے کے ساتھ بجٹ بنایا جائے۔

○ پنجاب کے وزیر بلدیات سید ناظم حسین شاہ نے اپنے احکامات کی خلاف ورزی کر کے وزیر اعلیٰ پنجاب کو سمری بھیجنے کے الزام میں سیکرٹری بلدیات کے خلاف کارروائی کے لئے وفاقی حکومت کو چٹھی لکھ دی ہے۔ ان پر حکم عدولی اور سرکاری امور میں رکاوٹ پیدا کرنے کے الزامات عائد کئے گئے ہیں۔

○ چکوال میں نماز فجر کے دوران مسجد کے اندر بم کا دھماکہ ہوا لیکن خوش قسمتی سے صرف ایک نمازی کے سوا باقی سب محفوظ رہے۔ ایک نمازی کو معمولی زخم آئے۔ دھماکے سے مسجد کی کھڑکیوں کے شیشے ٹوٹ گئے۔

○ امریکہ کی خاتون اول مسز ہلیری کلنٹن اسلام آباد پہنچیں تو ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔

○ پشاور اور صوبہ سرحد کے دیگر شہروں میں تاجروں نے ہڑتال نہیں کی۔

داخلہ جاری ہے
امتحانات کے بعد ہنر سیکھئے
کلاسیں ۹۵-۴-۱ سے شروع ہوں گی
تفصیلات کے لئے پراسپکٹس دیکھیں
الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر
رحمت شرقی B فون 211592
محکمہ فنی تعلیم حکومت پنجاب سے منظور شدہ

مرض اٹھراء کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھراء
۲۰ گرام ۲۵ روپے، ۶۰ گرام ۷۵ روپے
۱۰۰ گرام ۱۲۵ روپے
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
فون 04524-212434 فیکس- 534

مکان برائے فوری فروخت
مکان نمبر 13/24 واقع دارالرحمت شرقی رقبہ ۱۵ مرلے 2 پورشن، سوئی گیس، بجلی، پانی کی سہولت موجود ہے۔ برائے فوری فروخت ہے
رابطہ کیلئے:
مستری نور احمد 3/17 دارالیمن وسطی سے ملیں

فیشن کی دنیا میں ایک ہی نام
بشیر گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
ہمارے تیار کردہ زیورات کی واپسی کاٹ نہیں ہوگی
پروپرائیٹرز کلیم احمد بشیر
حفیظ احمد چاند
ولد میاں بشیر احمد زرگر
فون : دوکان : 211806
گھر : 211883

شدید ناقابلِ برداشت درد
PAINS CURATIVE SMELL
پینز کیوریٹو سمیل سے منٹوں میں ختم۔ آرام نہ آئے تو 24 گھنٹے میں واپس
نوٹ: ہر قسم کی دواؤں کے استعمال کے دوران بھی سونگھی جا سکتی ہے
فی شیشی: ۲۰/ روپے۔ اچھے ہومیوپیتھک و میڈیکل سٹورز سے یا مع ۱۵ روپے ڈاک خرچ
کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ سے طلب کریں
فون:- 04524-211283 / 771
فیکس:- 04524-212299

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634

خوبصورت دیدہ زیب
شادی کارڈز
نیز ہر طرح کی چھپوائی پرنٹنگ کیلئے
سٹار لائٹ ایڈورٹائیزرز
یونائیٹڈ مارکیٹ کالج روڈ ربوہ - فون: ۲۱۱۲۷۱

ڈش اینٹنا ڈش اینٹنا
بفضل خدا تعالیٰ
ایم ٹی اے کے بابرکت پروگرام دیکھنے کیلئے احباب جماعت کے وسیع تر مفاد میں ہماری پیشکش۔
• ہماری گیج اور بہترین رزلٹ والا ڈش اینٹنا (گارنٹی شدہ)
• بہترین ریموٹ کنٹرول ریسیور (امپورٹڈ)
• امریکہ کی بنی ہوئی LNB ہمراہ خوبصورت LNB کیپ (واٹر پروفنگ)
• اصل جاپانی وائر اور سامان مکمل فٹنگ کے ساتھ
• قیمت صرف 9500/ اس عظیم الشان دور میں مزید تاخیر مناسب نہیں۔ فوری ڈش اینٹنا لگوائیے
ہمارا معیار ؛ ہماری مقبولیت
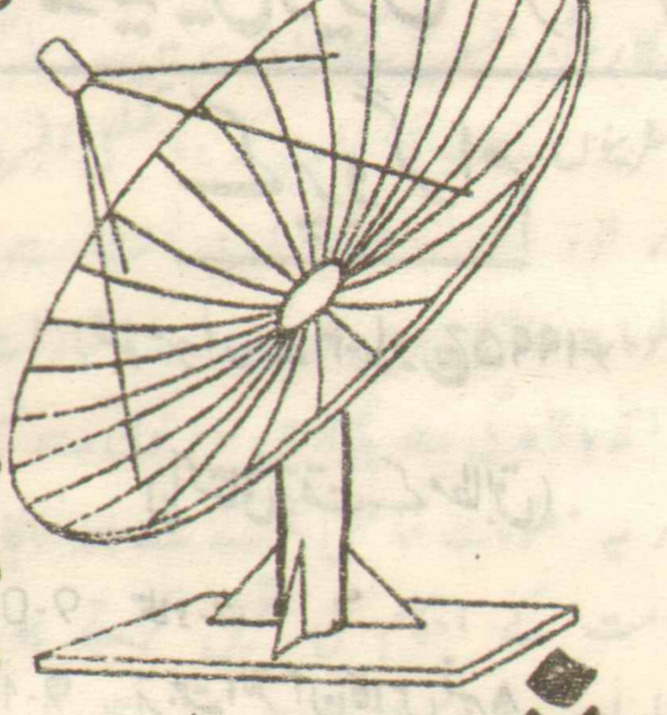
ڈش ماسٹر اقصیٰ روڈ ربوہ
بشارت احمد خان
فون: 211274 فون رہائش: 212487